

لفظ حق کے مصداقات کا اسلامی تفسیری ادب کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

A Research Study of the Meanings and Embodiments of the Word Ḥaqq in The Light of Islamic Exegetical Literature

Dr. Atiq Ullah

Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper, KPK, Pakistan

Email: [atiqullah@sbbu.edu.pk](mailto:atiqullah@sbbu.edu.pk)

Dr. Ilyas Ahmad

Lecturer Islamic Studies, Shahed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper, KPK, Pakistan

Email: [ilyasahmad99@gmail.com](mailto:ilyasahmad99@gmail.com)

Dr. Aftab Ahmad

Assistant Professor, Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper, KPK, Pakistan

Email: [dr.aftabahmad@sbbu.edu.pk](mailto:dr.aftabahmad@sbbu.edu.pk)

Received on: 03-07-2025

Accepted on: 04-08-2025

**Abstract**

In Islamic sciences, there are certain terms that carry highly comprehensive and wide-ranging meanings. Among them, one of the most important terms is “Haqq” (Truth/Right), which has been repeatedly mentioned in the Qur’an and Hadith. This word not only has a strong linguistic foundation but also encompasses multiple dimensions in its juristic usage. In this paper, the literal and technical meanings of the term ‘Haqq’ have been clarified, and a scholarly analysis of its applications in the Qur’an, Hadith, and Tafsīr has been undertaken. By adopting a standard research methodology, the facts have been presented in a narrative style. The root of “Haqq” is (ح، ق، ق), whose primary meanings are: affirmation, truth, obligation, and necessity. According to the lexicographers, “Haqq” is the opposite of falsehood, signifying what is established, necessary, and deserving. “Haqq” is also one of the names of Allah Almighty, for He alone is the Being who truly exists and is firmly established. In the Qur’an and its exegesis, “Haqq” refers to: the Divine Being, the religion and law of Allah, faith and Islam, jihad, the Qur’an, the Torah, the prophethood and messengership of the Prophet Muhammad ﷺ, the changing of the qiblah, zakat and voluntary charity, truthfulness, maintaining family ties, feeding the poor, and showing kindness to the traveler, among other meanings.

**Keywords:** Haqq, Islamic Exegetical Literature, Truth, Right, Qur’an, Hadith.

تمہید:

اسلامی علوم میں بعض الفاظ ایسے ہیں جو نہایت جامع اور وسیع معانی رکھتے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک اہم لفظ "حق" ہے، جو قرآن و حدیث میں بار بار آیا ہے۔ یہ لفظ نہ صرف لغوی طور پر مضبوط بنیاد رکھتا ہے بلکہ شرعی اصطلاح میں بھی کئی پہلوؤں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس مقالے میں "حق" کے لغوی اور اصطلاحی معانی کو واضح کیا گیا ہے اور قرآن و حدیث اور تفاسیر میں لفظ حق کے مصداقات کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ معیاری طرز تحقیق اپنا کر حقائق کو بیانیہ اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ "حق" کا مادہ (ح، ق، ق) ہے، جس کے بنیادی معنی ہیں: ثبوت، صدق، وجوب اور لزوم۔ اہل لغت کے مطابق "حق باطل کی ضد ہے" جس کا مطلب ثابت ہونا، لازم ہونا اور اہل ہونا ہے۔ "حق" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، کیونکہ وہی ایسا وجود ہے جو حقیقتاً موجود اور ثابت ہے۔ قرآن مجید اور تفاسیر میں "حق" سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات، اللہ کا دین اور شریعت، ایمان و اسلام، جہاد، قرآن، تورات، رسول اللہ ﷺ کی رسالت و نبوت، قبلے کا بدلنا، زکوٰۃ اور نقلی صدقات، سچائی، صلہ رحمی، مسکین کو کھانا کھلانا اور مسافر کے ساتھ بھلائی کرنا وغیرہ ہے۔

لفظ "حق" کا لغوی معنی و مفہوم:

حق کا مادہ ح، ق، ق ہے، یہ باب ضرب یضرب سے ہے، اس کا معنی ثابت ہونا، سچا ہونا، واجب و ضروری ہونا ہے۔<sup>1</sup>

حق باطل کی ضد ہے۔ حق کا مطلب واجب ہونا، لازم ہونا اور ثابت ہونا ہے۔ حق الشيء یحق حقاً کا مطلب ہے وہ واجب ہوا۔ اور کہا جاتا ہے: یحق علیک أن تفعل کذا وکذا، یہ کام تیرے ذمے واجب ہے کہ تو اسے کرے، وأنت حقیق علیک ذلك اور تو اس کا سزاوار ہے۔ وحقیق علی أن أفعله اور یہ میرے ذمے واجب ہے کہ میں اسے کروں۔<sup>2</sup>

(حاقہ) کا مطلب ہے: اس نے اس سے جھگڑا کیا، اور دونوں نے اپنے اپنے حق کا دعویٰ کیا۔ پھر جب ایک دوسرے پر غالب آ گیا تو کہا جاتا ہے: (حقہ) یعنی اس پر غالب آ گیا۔<sup>3</sup>

(حق) بمعنی ڈرانا بھی آتا ہے، جو باب رد سے ہے، اور (أحقہ) بھی اسی طرح ہے، جب وہ چیز واقع ہو جس سے ڈرایا گیا تھا۔ اور (حق الامر) باب رد سے ہے، اور (أحقہ) یعنی اسے پکا کر دیا، اور وہ اس پر یقین کر بیٹھا۔ کہا جاتا ہے: (حق لك أن تفعل هذا) یعنی تیرے لیے یہ کام کرنا مناسب ہے، اور (حققت أن تفعل هذا) بھی اسی معنی میں آتا ہے۔ اور (حق له أن يفعل کذا) یعنی اسے یہ کام کرنا سزاوار ہے، اور (حقیق به) اور (محقق به) ہے یعنی وہ اس کے لائق ہے۔ ان کے جمع (أحقاء) اور (محققون) آتے ہیں۔ اور (حق الشيء یحق بالكسر حقاً) یعنی وہ چیز واجب ہو گئی۔ اور (أحقہ غیرہ) یعنی کسی دوسرے نے اسے واجب کیا۔ اور (استحقہ) یعنی اس نے اسے اپنے لیے واجب کر لیا۔ اور (تحقق عندہ الخبر) یعنی خبر اس کے نزدیک صحیح ثابت ہوئی۔ اور (حق قولہ وظنہ تحقیقاً) یعنی اس نے اس کے قول اور گمان کو سچا ٹھہرایا۔ اور (کلام محقق) یعنی مضبوط اور پختہ کلام۔ اور (الحقیقۃ) مجاز کی ضد ہے۔ اور (الحقیقۃ) اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس کی حفاظت انسان پر لازم ہو۔ اور کہا جاتا ہے:

(فلان حامی الحقیقۃ) فلاں اپنی حقیقت (یعنی اپنی عزت و ناموس) کا محافظ ہے۔ اور (الحقیقۃ) کا مطلب پرچم بھی آتا ہے۔<sup>4</sup>

ابن منظور "لسان العرب" میں فرماتے ہیں:

الحق، باطل کی ضد ہے، اور اس کی جمع 'حقوق' اور 'حقوق' آتی ہے۔ اس کا کوئی صغیر وزن (یعنی دو، تین کے لیے الگ صیغہ) نہیں ہے۔ حدیثِ تلبیہ میں ہے: 'البیک حقا حقا میں حاضر ہوں، سچ مچ حاضر ہوں، بالکل برحق طور پر حاضر ہوں۔ یعنی غیر باطل، اور یہ ایک مصدر ہے جو دوسرے کو مزید مؤکد بنانے کے لیے آتا ہے۔ (أكد به معنى أُلزم طاعتك الذي دلَّ عليه لَبَيْكُ) اس (حقاً) کے ذریعے 'البیک' کے اس معنی کو اور زیادہ پختہ کیا گیا ہے کہ میں تیری اطاعت کو لازم پکڑتا ہوں۔ جیسے کہا جاتا ہے: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ حَقًّا 'یہ واقعی اللہ کا بندہ ہے' تو حقا لا کر تاکید دی جاتی ہے اور اس کو دہرایا جاتا ہے تاکہ زور اور بڑھ جائے۔<sup>5</sup>

ابو اسحاق کہتے ہیں: "حق سے مراد نبی ﷺ کا حکم ہے اور وہ (سارا دین) جو آپ ﷺ قرآن کے ذریعے لائے۔"<sup>6</sup>

"حق" کے اصل معانی ہیں: ثبوت پانا، واجب ہونا، لازم ہونا، ثابت کر دینا، تصدیق کرنا، اور کسی چیز کو صحیح و محکم کر دینا۔ قرآن کی آیات میں "حق القول" اور "حقّت کلمة العذاب" سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا فیصلہ یا وعدہ یقینی طور پر ثابت ہو گیا اور اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ اہل لغت کے مطابق "حَقَّق" اور "أحق" کے الفاظ تصدیق کرنے، ثابت کرنے اور کسی چیز کو مضبوط بنانے کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں۔<sup>7</sup>

حَقَّ الْأَمْرُ بِحَقِّهِ حَقًّا وَأَحَقَّهُ: یعنی جب کوئی کام یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔ تم کہتے ہو: حَقَّقْتُ الْأَمْرَ وَأَحَقَّقْتَهُ یعنی میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں۔ ویقال: مَا لِي فِيكَ حَقٌّ وَلَا حَقَّاقٌ: یعنی میرا تمہارے ساتھ کوئی حق یا جھگڑا نہیں ہے۔ وَحَقَّ حَذْرُ الرَّجُلِ بِحَقِّهِ حَقًّا وَحَقَّقْتُ حَذْرَهُ وَأَحَقَّقْتَهُ: یعنی وہی چیز واقع ہو گئی جس سے آدمی ڈرتا تھا، یا میں نے وہی کیا جس سے وہ ڈرتا تھا۔ وَحَقَّقْتُ الرَّجُلَ وَأَحَقَّقْتَهُ إِذَا أُتِيَتْهُ: یعنی میں اس کے پاس گیا۔ (یہ ابو عبید نے بیان کیا ہے)۔

ازہری کہتے ہیں: "حَقَّقْتُ الرَّجُلَ" اور "أَحَقَّقْتَهُ" کا مطلب ہے کہ تم نے اسے حق پر غالب کر دیا اور اس پر ثابت کر دیا۔

ابن سیدہ کہتے ہیں: "وَحَقَّهُ عَلَى الْحَقِّ وَأَحَقَّهُ" کا مطلب ہے کہ اسے حق پر غالب کر دیا۔ اور "أَسْتَحَقُّهُ" کا مطلب ہے کہ اس سے اپنا حق طلب کیا۔<sup>8</sup>

الحق: اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک نام ہے یا اس کی صفات میں سے ہے۔

ابن الاثیر کہتے ہیں: "الحق" وہ ذات ہے جو حقیقتاً موجود ہے، جس کا وجود اور الوہیت یقینی اور ثابت ہے۔

راغب کہتے ہیں: "حق" کی اصل معنی مطابقت اور موافقت ہے، جیسے دروازے کی چٹن (پہیہ) اپنی جگہ پر ٹھیک گھومتی ہے، یعنی سیدھی اور درست رہتی ہے۔ حق اس کے لیے بھی بولا جاتا ہے جو کسی چیز کو اس حکمت کے مطابق پیدا کرے جس کی ضرورت ہو۔ اسی لیے کہا جاتا ہے:

اللہ کا ہر فعل حق ہے۔ اسی طرح اعتقاد (یقین) کے بارے میں بھی لفظ "حق" استعمال ہوتا ہے جب وہ حقیقت کے مطابق ہو، جیسے: "زند" (یعنی مجوسی) کا بعث بعد الموت پر یقین رکھنا حق ہے (کیونکہ وہ حقیقت کے مطابق ہے)۔ اسی طرح عمل اور قول جب اس طرح واقع ہوں جیسے ہونا چاہیے، جتنا ہونا چاہیے، اور جس وقت ہونا چاہیے، تو اسے بھی "حق" کہتے ہیں۔ مثلاً: "تمہارا فعل حق ہے" یا "تمہاری بات حق ہے"۔

حق کا مطلب "ایسا امر جو وقوع پذیر ہونا لازم ہے" بھی آتا ہے۔ اسی معنی میں اللہ کا فرمان ہے: " مَا نُنزِلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ <sup>9</sup> (ہم فرشتوں کو نہیں اتارتے مگر حق کے ساتھ)۔

حق کا مطلب "عدل" (انصاف) بھی ہے۔ حق سے مراد "اسلام" بھی ہے۔<sup>10</sup>

الأمرُ حَقًّا وَحَقَّةً وَحُقُوفًا: کوئی معاملہ صحیح، ثابت اور سچا ہو گیا۔ قرآن میں: وَيَحَقُّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ <sup>11</sup> (تاکہ کافروں پر عذاب کا وعدہ پورا ہو جائے)۔ يَحَقُّ عَلَيْكَ أَنْ تَفْعَلَ كَذَا: تم پر یہ کام کرنا واجب/لازم ہے۔ وَيَحَقُّ لَكَ أَنْ تَفْعَلَ كَذَا: تمہارے لیے یہ کام کرنا جائز/درست ہے۔ وَهُوَ حَقِيقٌ بكَذَا: وہ شخص اس کام کے لیے مستحق اور لائق ہے۔ وَحَقِيقٌ عَلَيَّ ذَلِكَ: یہ کام میرے لیے واجب یا ضروری ہے۔ وَأَنَا حَقِيقٌ عَلَيَّ كَذَا اى حريص: میں اس کام پر بہت حریص اور متوجہ ہوں۔ وَالْأَمْرُ حَقًّا، تَيْقَنُهُ وَصَدَقَهُ: کسی معاملے کو یقین سے جاننا اور سچا ماننا۔ حَقَّقْتُ حَذَرَ فُلَانٍ: میں نے وہی کیا جس سے وہ شخص ڈرتا یا بچتا تھا۔ وَحَقَّقْتُ حَزْرَ فُلَانٍ وَحَقَّقْتُ ظَنَّهُ: میں نے وہی کیا جو وہ گمان یا اندازہ کرتا تھا۔<sup>12</sup>

قرآن مجید میں لفظ "حق" کے مختلف معانی و مصداقات:

امام رازی کے مطابق حق کے اطلاقات:

لفظ "حق" اگر کسی چیز کی ذات پر بولا جائے تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ وہ چیز حقیقی وجود رکھنے والی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ "حق" کا مقابل "باطل" ہے، اور "باطل" وہ ہے جو معدوم ہونے والا ہے۔ جیسا کہ شاعر لبید نے کہا:

"خبر دار! اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔"

لہذا جب "حق" کا مقابل "باطل" ہے اور "باطل" معدوم ہے تو ثابت ہوا کہ "حق" وہ ہے جو موجود ہے۔ اگر "حق" کا اطلاق اعتقاد (یعنی عقیدہ و یقین) پر کیا جائے تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ وہ عقیدہ درست اور حقیقت کے مطابق ہے۔ اور اسے "حق" اس لیے کہا جاتا ہے کہ جب کوئی عقیدہ درست اور مطابق حقیقت ہو تو وہ عقیدہ ثابت رکھنے اور برقرار رکھنے کے لائق ہے۔ اگر "حق" کا اطلاق قول اور خبر پر کیا جائے تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ وہ خبر سچی ہے اور حقیقت کے مطابق ہے۔ اور چونکہ سچی اور مطابق حقیقت خبر کو باقی رکھنا اور تسلیم کرنا ضروری ہوتا ہے، اس لیے اسے بھی "حق" کہا جاتا ہے۔ جب یہ سب باتیں ثابت ہو گئیں تو ہم کہتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ "حق" کہلانے کے مستحق ہیں۔

ذات کے اعتبار سے: اس لیے کہ وہ ایسا موجود ہے جس کا عدم اور فنا محال ہے۔

اعتقاد کے اعتبار سے: اس لیے کہ اس کے وجود اور وجوب (یعنی لازمی وجود) پر ایمان لانا ہی درست اور حقیقی عقیدہ ہے جو کبھی نہیں بدل سکتا۔  
خبر و ذکر کے اعتبار سے: اس لیے کہ اللہ کے وجود اور اس کی حقیقت کی خبر سب سے زیادہ سچی اور باقی رکھنے کے لائق ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر اعتبار اور ہر مفہوم کے لحاظ سے "حق" ہیں۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا اور ہدایت کرنے والا ہے۔<sup>13</sup>  
وَلَا تَلْبَسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ<sup>14</sup>

ترجمہ: اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور حق کو مت چھپاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو۔

ابن زید کہتے ہیں: یہاں "حق" سے مراد تورات ہے۔ ایک قول کے مطابق الحَقُّ سے مراد رسول اللہ ﷺ کا معاملہ (یعنی آپ کی رسالت اور نبوت) ہے۔<sup>15</sup>

وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ<sup>16</sup>

ترجمہ: اور یقیناً جنہیں کتاب دی گئی تھی وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ (قبلہ کا بدلنا) ان کے رب کی طرف سے سچی بات ہے۔

امام زحیلی کے نزدیک اگر رسول اللہ ﷺ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے پاس ہر طرح کی دلیل اور نشانی بھی لے آئیں، جو اس بات پر دلالت کرے کہ قبلہ کی تبدیلی (بیت المقدس سے کعبہ کی طرف) حق ہے اور اللہ کی طرف سے ہے، تب بھی وہ آپ کی بات قبول نہیں کریں گے۔<sup>17</sup>  
اس آیت میں الحَقُّ سے مراد قبلہ کی تبدیلی یعنی نماز میں بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کی طرف منہ کرنا ہے۔

#### ثبوت و حقیقت:

فَذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ<sup>18</sup>

ترجمہ: پس یہی ہے اللہ، تمہارا پروردگار، جو برحق ہے۔

امام قرطبی کے نزدیک ”رَبُّكُمُ الْحَقُّ“ کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا رب برحق ہے، یعنی وہی معبود ہے جس کی الوہیت سچی ہے اور جو تمہا عبادت کے لائق ہے۔<sup>19</sup>

تفسیر القرطبی (8/ 336)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے... تو ہی برحق ہے، تیرا وعدہ برحق ہے، تیرا فرمان برحق ہے، تجھ سے ملاقات برحق ہے، جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے، قیامت برحق ہے، نبی برحق ہیں، اور محمد ﷺ برحق ہیں۔"

اُنْتِ الْحَقُّ، یعنی: تو ہی واجب الوجود ہے، تیری ہستی حقیقی ہے۔ "حق" کا اصل مطلب ہے: "ثابت ہونا" اور "لازمی ہونا"۔ اللہ تعالیٰ کے لیے حقیقی معنی میں حق اس لیے کہا گیا کہ:

اللہ تعالیٰ کا وجود اپنی ذات سے ہے، کسی اور کا بنایا ہوا نہیں۔

اللہ کا وجود نہ پہلے کبھی معدوم ہوا، نہ آئندہ فنا ہوگا۔

اللہ کے سوا جس پر یہ نام (حق) بولا جائے، اس کا وجود پہلے نہ تھا (یعنی وہ معدوم تھا)، اور اس پر فنا لاحق ہو سکتی ہے، اور اس کا وجود اپنی طرف سے نہیں بلکہ پیدا کرنے والے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کی وجہ سے ہے۔<sup>20</sup>

ابو حیان اندلسیؒ کے نزدیک الحق (یعنی اللہ تعالیٰ) وہ ہستی ہے جس کی ربوبیت ثابت ہے اور جو عبادت کا مستحق ہے، اور جس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ الوہیت صرف اسی کے لیے خاص ہے، نہ کہ تمہارے جھوٹے اور باطل معبود (بت) جو خود مخلوق اور مرئوب ہیں۔<sup>21</sup> امام ابن کثیرؒ اس کی تفسیر کچھ یوں کرتے ہیں:

پس وہ ذات جسے تم خود مانتے ہو کہ وہ یہ سب کچھ کرتی ہے، وہی تمہارا رب اور تمہارا برحق معبود ہے، جو اس بات کا مستحق ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔<sup>22</sup>

محمد رشید رضا اس کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں:

وہی (اللہ) برحق ہے جو اپنی ذات سے قائم ہے؛ کیونکہ وہ زندہ ہے جو اپنی ذات سے زندہ ہے، دوسروں کو زندگی دینے والا ہے، اپنی ذات سے قائم ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے۔ پس جب وہی تمہارا رب ہے جو حقیقی اور یقینی ہے، تو عبادت کا مستحق بھی وہی ہے، اس کے سوا کوئی نہیں۔<sup>23</sup>

امام آلوسیؒ کے نزدیک الحق رب کی ایک صفت ہے، یعنی وہی تمہارا مالک ہے اور تمہارے تمام امور کا متولی ہے۔ اس کی ربوبیت ثابت ہے اور اس کی الوہیت ایسی یقینی اور متحقق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔<sup>24</sup>

وَأَتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ<sup>25</sup>

ترجمہ: اور اس (کھیتی) کا حق اس کی کٹائی کے دن ادا کرو۔

امام مجاہدؒ اس کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ فصل کاٹنے کے وقت ایک حق نفل کے طور پر اور ایک واجب کے طور پر ہے، جو زکوٰۃ کے علاوہ ہے۔<sup>26</sup>

بعض مفسرین (ابن عباسؓ، انس بن مالکؓ، حسن بصریؒ) کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے کہ پھل اور غلہ میں سے فرض صدقہ یعنی زکوٰۃ، عشر اور نصف عشر ادا کیا جائے۔<sup>27</sup>

دوسرے مفسرین کہتے ہیں کہ یہ ایک حق ہے جو اللہ نے مالداروں کے اموال میں لازم کیا ہے، اور یہ فرض زکوٰۃ کے علاوہ ہے۔

اس قول کے مطابق "حق" سے مراد صرف زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ بھی ایک حق ہے، جو کسان کو فصل کاٹتے وقت غراباء و مساکین کو دینا ضروری ہے۔

بعض سلف کے نزدیک وہ حق یہ ہے کہ جب کھیتی کاٹی جائے تو اس وقت غریبوں کو کچھ حصہ دیا جائے، مثلاً: خوشے (بالیاں)، کچھ پھل درختوں پر چھوڑ دینا، یا فصل میں سے چند گٹھے مساکین کو دینا۔

یہ قول ابن عمرؓ، مجاہد بن جبرؓ، عطاءؓ، سعید بن جبیرؓ، حمادؓ، ابن سیرینؓ وغیرہ سے منقول ہے۔<sup>28</sup>

کچھ اور مفسرین کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسا حکم تھا جس کا اللہ نے اہل ایمان کو اس وقت پابند بنایا جب ان پر مقررہ وقت والی زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی تھی۔ پھر جب زکوٰۃ فرض ہو گئی تو اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔ اس کے بعد مال میں — چاہے کھیتی ہو یا باغ — کوئی اور فرض حق باقی نہیں رہا، سوائے اس زکوٰۃ کے جو اللہ نے مقرر کی ہے۔<sup>29</sup>

امام طبریؒ کے نزدیک اس بارے میں سب سے درست قول وہ ہے جس نے کہا: یہ ایک فرض تھا جو اللہ نے مؤمنین پر لازم کیا تھا کہ وہ اپنی کھیتی اور باغات کے پھلوں میں سے کچھ حصہ دیں، پھر اللہ نے اسے منسوخ کر دیا، جب مقررہ زکوٰۃ (عشر اور نصف العشر) نازل ہوئی۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ تمام اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ:

کھیتی (غلہ وغیرہ) کی زکوٰۃ صرف دھنائی، صفائی اور پھٹکائی کے بعد لی جاتی ہے اور کھجور کی زکوٰۃ بھی درخت پر پکنے کے وقت نہیں لی جاتی بلکہ جب وہ کھجور کی شکل میں مکمل طور پر تیار ہو کر کاٹی جاتی ہے۔<sup>30</sup>

عطاءؓ فرماتے ہیں: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ فصل کی کٹائی کے وقت تمہارے پاس موجود ہوں اور تم سے کچھ مانگیں، تو تم انہیں (کھجور یا غلے کی) مٹھی بھر کر دے دو، یہ واجب زکوٰۃ نہیں ہے (بلکہ اس کے علاوہ ہے)۔<sup>31</sup>

علماء نے اس آیت کے حکم میں اختلاف کیا ہے:

ابن عباسؓ، طاؤسؓ، حسن بصریؓ، جابر بن زیدؓ، محمد بن حنفیہؓ، سعید بن مسیبؓ، خضاکؓ اور ابن زیدؓ نے کہا: اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے، یعنی عشر اور نصف عشر۔

علی بن حسینؓ، عطاءؓ، حمادؓ اور حکمؓ نے کہا: یہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ ایک اور حق ہے۔

مجاہدؓ نے کہا: جب تم کھیتی کاٹو اور اس وقت مسکین تمہارے پاس آجائے تو اس کو کچھ خوشے (بالیاں) دے دو۔ جب کھجور توڑو تو اس کے گچھے (کھجور کے خوشے) ان کے لیے الگ کر دو۔ جب غلہ الگ کر کے دھولو، خشک کر لو اور صاف کر لو تو اس میں سے بھی ان کو دے دو۔ جب غلہ اکٹھا کر کے صاف کر لو تو پھر بھی ان کو کچھ دے دو۔ اور جب تم اس کا بیاناہ معلوم کر لو تو پھر اس کی زکوٰۃ الگ نکالو۔

ابراہیم نخعیؓ نے کہا: اس سے مراد "ضعث" (یعنی گٹھڑی یا خوشوں کا ایک ڈھیر) دینا ہے۔

ربیعؓ نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ کٹائی کے بعد بچے ہوئے خوشے مسکین کے لینے کے لیے چھوڑ دیے جائیں۔

مجاہدؓ نے کہا: لوگ کھجور کا ایک خوشہ کاٹ کر کٹائی کے وقت لٹکادیتے تھے تاکہ مہمان اور گزرنے والا اس میں سے کھالے۔

زید بن اصمؓ نے کہا: جاہلیت کے زمانے میں جب لوگ کھجور کاٹتے تو ایک خوشہ کاٹ کر مسجد کی ایک طرف لٹکادیتے، پھر مسکین آتا اور اسے

لاٹھی مار کر گرتا اور لے لیتا تھا۔

سعید بن جبیرؓ اور عطیہؓ نے کہا: یہ حکم زکوٰۃ سے پہلے تھا، پھر جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ سفیانؓ اور سدیؓ نے کہا: میں نے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: اس کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا۔ میں نے کہا: کس سے منقول ہے؟ کہا: علما سے۔ اور ابن عباسؓ سے بھی یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: "زکوٰۃ نے قرآن میں آنے والی ہر صدقہ کی

آیت کو منسوخ کر دیا۔" <sup>32</sup>

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ <sup>33</sup>

ترجمہ: وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔

ابن عطیہؓ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَدِينِ الْحَقِّ) سے مراد اسلام ہے، اور اس سے پوری ملت (یعنی تمام دین و شریعت کے احکام) مراد ہیں، اور وہ ملت ابراہیمی ہے جو سیدھی اور خالص توحید پر قائم ہے۔ <sup>34</sup>

امام رازیؒ کے مطابق اللہ کا دین ایسے امور پر مشتمل ہے جو ہر شخص پر ظاہر ہے کہ وہ درست، بھلے اور حکمت کے مطابق ہیں، اور وہ دنیا و آخرت دونوں میں نفع دینے والے ہیں۔ یہی مراد ہے اللہ کے فرمان (وَدِينِ الْحَقِّ) سے۔ <sup>35</sup>

ابو حیان کے نزدیک دین حق سے مراد اسلام ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ <sup>36</sup>

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ <sup>37</sup>

ترجمہ: اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والے اور محروم کے لیے حق ہوتا ہے۔

امام ابن کثیرؒ کے نزدیک {وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ} (اور ان کے مالوں میں ایک حق ہے) سے مراد، ایک مقررہ حصہ ہے جو وہ الگ کر کے رکھتے ہیں۔ <sup>38</sup>

اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ جب کسی کی حاجت ضرورت تک پہنچ جائے (یعنی وہ بھوک یا تنگی سے مرنے یا ہلاک ہونے لگے) تو لوگوں پر واجب ہے کہ اتنا مال ضرور دیں جس سے اس کی ضرورت دور ہو جائے، خواہ ان پر زکوٰۃ واجب نہ بھی ہو۔ اور اگر وہ دینے سے انکار کریں تو ان سے زبردستی لینا جائز ہے۔ <sup>39</sup>

امام طبریؒ کے نزدیک ان نیکو کار لوگوں کے مالوں میں، جن کی صفت بیان کی گئی ہے، ان سوال کرنے والوں کے لیے حق ہے جو ان کے پاس موجود چیزوں کا محتاج ہے، اور محروم کے لیے (جو ضرورت مند تو ہے مگر سوال نہیں کرتا یا کسی وجہ سے تنگ دست ہو گیا ہے)۔ <sup>40</sup>

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ <sup>41</sup>

ترجمہ: اور کہہ دو: حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔

بعض مفسرین (قائد وغیرہ) کہتے ہیں کہ یہاں 'حق' سے مراد قرآن ہے، اور 'باطل' سے مراد شیطان ہے۔ <sup>42</sup>

قتادہ نے کہا: "حق" سے مراد قرآن ہے اور "باطل" سے مراد شیطان ہے۔

ایک جماعت نے کہا: "حق" ایمان ہے اور "باطل" کفر ہے۔

ابن جریر نے کہا: "حق" جہاد ہے اور "باطل" شرک ہے۔

اور کچھ لوگوں نے اس کے علاوہ بھی کہا۔

درست بات یہ ہے کہ لفظ کو ممکنہ حد تک عام رکھا جائے۔ پس اس کا مطلب یہ ہوگا کہ شریعت اپنی تمام باتوں کے ساتھ آگئی ہے، اور کفر اپنی

تمام خرافات کے ساتھ مٹ گیا ہے۔ اور باطل ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے کوئی فائدہ مند مقصد حاصل نہ ہو۔<sup>43</sup>

امام رازی کے نزدیک جاء الحق کا مطلب ہے حق آگیا (یعنی اللہ کا دین اور اس کی شریعت) اور زهق الباطل کا مطلب ہے باطل مٹ گیا

(یعنی ہر وہ دین اور ہر وہ شریعت جو اللہ کے دین کے سوا ہو)<sup>44</sup>

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے لیے لفظ حق کا استعمال:

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ<sup>45</sup>

ترجمہ: "یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے۔"

امام قرطبی کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے یہ تشبیہ فرمائی کہ اس کے سوا باقی ہر چیز اگرچہ بظاہر موجود ہے، مگر اپنی ذات سے اس

کا کوئی مستقل وجود نہیں، کیونکہ وہ سب اللہ کے حکم کے تابع اور اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اصل اور حقیقی "حق" تو صرف وہی ہے جو

بالکلیہ موجود بھی ہے اور بالکلیہ بے نیاز بھی، یعنی اللہ تعالیٰ۔ ہر موجود کا وجود دراصل اللہ کے واجب الوجود ہونے کی وجہ سے ہے۔ اسی لیے

سورۃ الحج کے آخر میں فرمایا:

وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ<sup>46</sup>

ترجمہ: اور بے شک وہ سب کچھ جنہیں لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہیں۔

چنانچہ حق وہی وجود ہے جو ثابت ہے، جس میں نہ تغیر ہے اور نہ فنا، اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔<sup>47</sup>

حق سے مراد اسلام، قرآن، عقائد اور شریعت:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ<sup>48</sup>

ترجمہ: بیشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

ابو حیان اندلسی اس کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں:

ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، یعنی صاف واضح آیات کے ساتھ۔ یہاں حق سے مراد سچائی، قرآن اور اسلام ہے۔ اور 'الحق' کا مطلب

یہ ہے کہ ہم نے آپ کو بھیجا اور آپ کے ساتھ ہمیشہ حق رہا جو آپ سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔<sup>49</sup>

محمد رشید رضا اس کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں:

ہم نے آپ کو اس حق کے ساتھ بھیجا ہے جو حقیقی اور ثابت ہے، ایسا حق کہ جو اسے تمام لے وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا، اور جسے باطل اور وہم کی ہوائیں ہلا نہیں سکتیں۔ بلکہ جو اسے تھامے گا وہ اطمینان اور یقین کے ساتھ خوش نصیب ہوگا۔ استادِ امام نے فرمایا کہ یہاں 'حق' سے مراد وہ تمام علوم ہیں جن میں عقیدے بھی شامل ہیں اور دیگر حقائق بھی۔ گویا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کو ایسے درست عقائد دے کر بھیجا جو حقیقت سے مطابقت رکھتے ہیں، اور ایسی صحیح شریعت کے ساتھ بھیجا جو انسان کو دنیا اور آخرت کی کامیابی تک پہنچاتی ہے۔<sup>50</sup>

### انسانی حقوق

بعض مقامات پر "حق" انسانوں کے باہمی حقوق کے معنی میں آیا ہے۔

وَأْتِذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ<sup>51</sup>

ترجمہ: قرابت دار کو اس کا حق دے۔

علامہ آکوسی اس کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں۔

قریبی رشتہ دار کو اس کا حق دو، یعنی صلہ رحمی، صدقہ اور دوسری نیکیوں کے ذریعے۔<sup>52</sup>

ابن عباس فرماتے ہیں کہ وَاْتِذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ سے مراد یہ ہے کہ اپنے رشتہ دار سے صلہ رحمی کرو، مسکین کو کھانا کھلاؤ اور مسافر کے ساتھ بھلائی کرو۔<sup>53</sup>

احادیث مبارکہ میں "حق" کے مصداقات:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان:

فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔۔۔۔۔<sup>54</sup>

ترجمہ: سلمان (رضی اللہ عنہ) نے اسے (ابو الدرداء سے) کہا: تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ لہذا ہر حق والے کو اس کا حق دو۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: "سلمان نے سچ کہا۔"

وضاحت: یہ واقعہ مشہور صحابی سلمان فارسی اور ایک دوسرے صحابی ابو الدرداء کے درمیان پیش آیا۔ ابو الدرداء عبادت میں اتنا زیادہ مشغول رہتے کہ اپنی ذات اور اہل خانہ کی ضروریات کو کم وقت دیتے تھے۔ سلمان نے ان کو توازن کی طرف متوجہ کیا اور فرمایا: تمہارے رب کا تم پر حق ہے (عبادت و اطاعت کا)، تمہاری جان کا تم پر حق ہے (آرام، صحت اور کھانے پینے کا)، تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے (ان کے ساتھ حسن سلوک، وقت دینا اور نان و نفقہ پورا کرنے کا)۔

پھر جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "صدق سلمان" یعنی سلمان نے سچ کہا۔

اس میں دلیل ہے کہ انسان کو اپنے آپ پر روزے اور رات کی نماز (قیام) کا اتنا بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے جس سے وہ تھک کر عاجز ہو جائے، بلکہ اسے اتنی نماز اور روزے رکھنے چاہیے کہ جس سے نیکی حاصل ہو جائے اور جس سے تھکن، مشقت اور تکلیف دور ہو جائے۔<sup>55</sup> یہاں "حق" انسانوں کے باہمی حقوق اور عدل و انصاف کے معنی میں ہے۔

### سچ کے معنی میں:

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے:

أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ الْحَقُّ، وَالنَّارُ حَقٌّ<sup>56</sup>

ترجمہ: تو ہی حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا کلام سچا ہے، تجھ سے ملاقات برحق ہے، جنت برحق ہے اور جہنم بھی برحق ہے۔

وضاحت: یہ الفاظ نبی کریم ﷺ کی ایک مشہور دعائیں آئے ہیں جو آپ رات کے قیام (تہجد) یا نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ اس دعائیں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کے وعدے، اس کے کلام اور آخرت کے حق ہونے کا اقرار کیا۔ یہ الفاظ دراصل ایک مومن کی زبان سے ایمان کی تجدید اور کامل یقین کا اظہار ہیں۔

### تشریح

"أَنْتَ الْحَقُّ" یعنی اے اللہ! تو ہی حقیقی وجود ہے، باقی سب تیرے محتاج ہیں۔

"وَوَعْدُكَ الْحَقُّ" تیرا وعدہ سچا ہے، جو تو نے کیا وہ پورا ہوگا (چاہے دنیاوی نصرت ہو یا آخرت کی جزا و سزا)۔

"وَقَوْلُكَ الْحَقُّ" تیرا کلام (قرآن و وحی) سراسر سچائی پر مبنی ہے، اس میں کوئی جھوٹ یا خلاف حقیقت نہیں۔

"وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ" قیامت کے دن تیری ملاقات ہونا یقینی ہے۔

"وَالْجَنَّةُ حَقٌّ" جنت حقیقت ہے، وہ محض تصور یا خیال نہیں بلکہ ایک ثابت شدہ مقام ہے۔

"وَالنَّارُ حَقٌّ" اسی طرح جہنم بھی برحق ہے، اور اس کا عذاب یقینی ہے۔

"تو ہی حق ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرا وجود بالکل یقینی اور ثابت ہے، اور ہر وہ چیز جس کا وجود درست اور ثابت ہو، وہ بھی حق کہلاتی ہے۔

"اور تیرا وعدہ حق ہے" وعدہ کا لفظ خیر اور شر دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور کبھی خاص طور پر خیر یا خاص طور پر شر کے لیے بھی آتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شیطان تمہارے ساتھ فقر (منگدستی) کا وعدہ کرتا ہے (البقرہ: 268)۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے میں کبھی

خلاف ورزی نہیں ہوتی، وہ اپنے وعدے کو پورا ہی کرتا ہے اور وعدہ خلافی نہیں کرتا۔<sup>57</sup>

"اور تجھ سے ملاقات برحق ہے" اس ملاقات سے مراد یا تو قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جانا ہے (البعث)، یا پھر اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا

ہے۔<sup>58</sup>

حق اللہ علی عبادہ أن يعبدوه، ولا يشركوا به شيئاً<sup>59</sup>

اللہ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک نہ کرے، اللہ اسے عذاب نہ دے۔

فإن لجسدك عليك حقا۔۔۔۔۔<sup>60</sup>

ترجمہ: تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے۔  
وضاحت: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ عبادت میں بہت زیادہ مشغول رہتے، دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے۔ آپ ﷺ نے انہیں اعتدال کی ہدایت فرمائی اور یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

یہاں "حق" سے مراد شرعی واجب نہیں ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے جسم کا خیال رکھے اور اس کے ساتھ نرمی کرے۔ جیسے کہا جاتا ہے: فلاں پر فلاں کا حق صحبت ہے، یعنی اس کی رفاقت کا لحاظ رکھنا اور اس کے ساتھ نرمی کرنا۔ پس نفل روزہ رکھنے والے کے لیے چاہیے کہ اپنے جسم کا ایسا خیال رکھے جو اسے قائم رکھے اور مضبوط بنائے تاکہ وہ کمزور نہ ہو جائے اور فرائض ادا کرنے سے عاجز نہ ہو۔ لیکن اگر یہ اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے سے جان کو خطرہ ہو جائے گا یا کسی عضو کو نقصان پہنچے گا، تو اس وقت جسم کا حق ادا کرنا ضروری ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ فرض روزہ میں بھی یہی حکم ہو گا۔<sup>61</sup>

حق المسلم على المسلم خمس:۔۔۔۔۔<sup>62</sup>

ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا، چھینکنے والے کو دیر حکم اللہ کہنا۔

مسلمان کا مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے، اس کی نصرت کرے اور اسے کوئی تکلیف نہ دے۔ لیکن جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان سے لڑائی کرے تو گویا اس نے یہ پردہ (یعنی حق کی حفاظت) ہٹا دیا۔<sup>63</sup>  
نتائج تحقیق:

لفظ "حق" کا مادہ (ح، ق، ق) ہے، اور یہ "باب ضرب یضرب" سے آتا ہے۔

لغوی کتب سے معانی:

حق باطل کی ضد ہے۔

"حق الشيء یحق حقا" کا مطلب ہے: کوئی چیز ثابت اور واجب ہو گئی۔

"یحق عليك أن تفعل" یعنی یہ کام تیرے ذمے واجب ہے۔

"حقیق بہ" یعنی وہ اس کام کا اہل اور مستحق ہے۔

"تحقیق" کا مطلب ہے کسی بات کو پکا اور سچا ثابت کرنا۔

"الحقیقۃ" مجاز کی ضد ہے، یعنی اصل اور حقیقت۔

"حق" عزت، پرچم اور ناموس کے معنی میں بھی آیا ہے۔

"حق" اللہ تعالیٰ کا ایک نام بھی ہے، کیونکہ وہ حقیقتاً موجود ہے، جس کے وجود اور الوہیت میں کوئی شک نہیں۔

قرآن وحدیث میں "حق":

باطل کے مقابلے میں:

﴿وَلَا تَلْبَسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ﴾

ترجمہ: "حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ۔"

یہاں "حق" سے مراد دین حق یا اللہ کا حکم ہے۔

قبلے کی تبدیلی کے لیے:

﴿وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ﴾

ترجمہ: "اہل کتاب جانتے ہیں کہ یہ (قبلے کی تبدیلی) ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔"

اللہ کے نام و صفات کے طور پر:

﴿فَذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ﴾

ترجمہ: "یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے جو برحق ہے۔"

حدیث میں: "أنت الحق، ووعدك الحق، وقولك الحق..."

(اے اللہ! تو ہی برحق ہے، تیرا وعدہ برحق ہے، تیرا فرمان برحق ہے...)

علماء کے اقوال:

امام قرطبی: "رَبُّكُمْ الْحَقُّ" یعنی تمہارا رب وہ ہے جو واقعی معبود ہے اور جس کی الوہیت ثابت ہے۔

امام رازی: "حق" اللہ تعالیٰ کی ذات پر بولا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ موجود ہے، اگر عقیدے کے لیے حق کا لفظ استعمال کیا جائے تو

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عقیدہ درست اور حقیقت کے مطابق ہے اور اگر خبر پر حق کا لفظ بولا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خبر سچی ہے۔

تاج العروس: "حق" کی اصل معنی مطابقت اور موافقت ہے۔ اسی لیے اللہ کے سب افعال "حق" ہیں کیونکہ وہ حکمت کے مطابق ہیں۔

حوالہ جات

1 القاموس الوحید، مادہ ح ق ق، ص ۳۵۹۔

2 البرہوی، ابو منصور، محمد بن احمد، تہذیب اللغۃ، دار احیاء التراث العربی۔ بیروت، ۲۰۰۱م، (241/3)۔

- 3 زین الدین، محمد بن ابوبکر رازی، مختار الصحاح، مکتبہ عصریہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ (ص: 77)
- 4 حوالہ بالا
- 5 ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دارصادر۔ بیروت، ۱۴۱۴ھ، (49/10)۔
- 6 لسان العرب (49/10)
- 7 حوالہ بالا
- 8 حوالہ بالا
- 9 سورة الحجر 8:15
- 10 علامہ زبیدی، محمد مرتضیٰ الحسینی، تنج العروس من جواهر القاموس، وزارة الإرشاد والأبناء۔ الکویت، ۱۴۲۲ھ، (166/25)۔
- 11 سورة یس 70:36
- 12 المعجم الوسيط، مجمع اللغة العربية بالقاهرة، ۱۳۹۲ھ، (187/1)
- 13 امام رازی، أبو عبد اللہ محمد بن عمر، تفسیر کبیر، الجزء الاول، مقدمة سورة الفاتحة، الكتاب الثاني، الباب الرابع، المسئلة الثانية عشرة، دار احیاء التراث العربی۔ بیروت، 1420ھ (119/1)
- 14 سورة البقرة 2:42
- 15 ابن عطیہ، أبو محمد عبد الحق بن غالب، المحرر الوجیز، دار الکتب العلمیة۔ بیروت، 1422ھ، (135/1)
- 16 سورة البقرة 2:42
- 17 علامہ وہب الزحیلی، التفسیر المنیر، دار الفکر، دمشق۔ سوریة، 1411ھ، (22/2)۔
- 18 سورة یونس 32:10
- 19 امام قرطبی، محمد بن أحمد الأنصاری، جامع احکام القرآن، دار الکتب المصریة۔ القاهرة، 1384ھ، (8/336)
- 20 حوالہ بالا
- 21 ابو حیان اندلسی، محمد بن یوسف، تفسیر بحر محیط، دار الفکر۔ بیروت، 1420ھ، (6/53)
- 22 ابوالفدا، اسماعیل بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1419ھ، (4/267)
- 23 محمد رشید رضا، تفسیر المنار، الھدیة المصریة العالیة للکتاب، 1990م، (11/293)
- 24 علامہ آلوسی، محمود بن عبد اللہ، روح المعانی، دار الکتب العلمیة۔ بیروت، 1415ھ، (6/105)
- 25 سورة الانعام 6:141
- 26 ابوالحجاج، مجاہد بن جبر، تفسیر مجاہد، دار الفکر الاسلامی الحدیثہ، مصر، ۱۴۱۰ھ، (ص: 329)
- 27 امام طبری، أبو جعفر، محمد بن جریر، تفسیر طبری، دار ہجر، القاهرة۔ مصر، ۱۴۲۲ھ، (12/158)
- 28 تفسیر الطبری = جامع البیان ت شاکر (12/162)
- 29 تفسیر الطبری = جامع البیان ت شاکر (12/168)

- 30 تفسير الطبري = جامع البيان ت شاكر (170 / 12)
- 31 ابن ابي حاتم، عبد الرحمن بن محمد، تفسير ابن ابي حاتم، مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية، ١٤١٩ هـ، (5 / 1397)
- 32 امام تغلبي، أبو إسحاق، أحمد بن إبراهيم، تفسير الثعلبي، دار التفسير، جدة - المملكة العربية السعودية، 1436 هـ، (4 / 198)
- 33 سورة التوبة 9: 33
- 34 تفسير ابن عطية = المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز (26/3)
- 35 تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير (32/16)
- 36 المحرر المحيط في التفسير (406/5)
- 37 سورة التوبة 9: 33
- 38 تفسير ابن كثير ت سلامة (418/7)
- 39 تفسير الألوسي = روح المعاني (444/1)
- 40 تفسير الطبري = جامع البيان ت شاكر (413/22)
- 41 سورة الاسراء 17: 81
- 42 تفسير الطبري = جامع البيان ت شاكر (537 / 17)
- 43 تفسير ابن عطية (480/3)
- 44 تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير (389/21)
- 45 سورة الحج 22: 62
- 46 سورة الحج 22: 62
- 47 تفسير القرطبي (14/12)
- 48 سورة البقرة 2: 119
- 49 البحر المحيط في التفسير (588/1)
- 50 تفسير المنار (364/1)
- 51 سورة الاسراء 17: 26
- 52 تفسير الألوسي = روح المعاني (44/11)
- 53 تفسير ابن أبي حاتم (2325/7)
- 54 صحيح البخاري، محمد بن اسماعيل، دار طوق النجاة، 1422 هـ، (38/3)، حديث: 1968
- 55 علامه ابن عثيمين، محمد بن صالح، شرح رياض الصالحين، دار الوطن للنشر، الرياض، 1426 هـ، (233/2)
- 56 صحيح مسلم، مسلم بن الحجاج، انديابوري، دار احياء التراث العربي - بيروت، ج: 1، ص: 532، حديث: 769
- 57 علامه عيني، عبد الرحمن، محمود بن أحمد، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ودار الفكر - بيروت - لبنان، (166/7)

58	عمدة القاري شرح صحيح البخاري (166/7)
59	صحيح البخاري، (170/7)، حديث: 5967
60	صحيح البخاري، (39/3)، حديث: 1974
61	محمد امين شافعي، الكوكب الوهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، دار طوق النخلة، 1430ھ، (149/13)۔
62	صحيح البخاري، (71/2)، حديث: 1240
63	عمدة القاري شرح صحيح البخاري (279/1)

### References

1. Al-Qamoos Al-Wahed, Article HQQ, p. 359.
2. Al Harwi, Abu Mansour, Muhammad bin Ahmad, Tahdeeb Al-Laghga, Dar Ihya Al-Tarath Al-Arabi - Beirut, 2001 AD, (3/241).
3. Zain al-Din, Muhammad bin Abu Bakr Razi, Mukhtar al-Sahah, Maktaba Asriyah, Beirut, 1420 (p. 77)
4. Reference above
5. Ibn Manzoor, Muhammad bin Makram, Lasan al-Arab, Dar Sadir - Beirut, 1414 AH, (10/49).
6. Arabic Language (10/49)
7. Reference above
8. Reference above
9. Surah al-Hijr 15:8
10. Allama Zubeidi, Muhammad Murtaza Al-Husseini, Taj Al-Aros Min Jawahar Al-Qamoos, Ministry of Guidance and Anba. Kuwait, 1422 AH, (25/166).
11. Surah Yas 36:70
12. Al-Mu'jam al-Wasit, Al-Mujam Al-Laghga Al-Arabiya in Cairo, 1392 AH, (1/187)
13. Imam Razi, Abu Abdullah Muhammad bin Umar, Tafseer Kabir, Part One, Introduction to Surah Al-Fatihah, Book Two, Chapter Four, Issue Two, Dar Ihya Al-Tarath Al-Araby - Beirut, 1420 AH (1/119)
14. Surah al-Baqarah 2:42
15. Ibn Atiya, Abu Muhammad Abd al-Haq bin Ghalib, al-Maharr al-Awjiz, Dar al-Kutub Al-Il-Imiya - Beirut, 1422 AH, (1/135)
16. Surah al-Baqarah 2:42
17. Allama Wahib al-Zahili, Al-Tafsir al-Munir, Dar al-Fikr, Damascus - Syria, 1411 AH, (2/22).
18. Surah Yunus 10:32
19. Imam al-Qurtubi, Muhammad bin Ahmed al-Ansari, Jami Akhmat al-Qur'an, Dar al-Kutub al-Masrya - Cairo, 1384 AH, (8/336)
20. Reference above
21. Abu Hiyah al-Andalusi, Muhammad bin Yusuf, Tafseer Burhamite, Dar al-Fikr - Beirut, 1420 AH, (6/53)
22. Abu al-Fida, Ismail bin Kathir, Tafseer al-Qur'an al-Azeem, Dar al-Kutub Al-Il-Ami'i, Beirut, 1419 AH, (4/267)
23. Muhammad Rashid Reza, Tafsir al-Manar, Al-Hayt al-Masry al-Amaa llal-Katab, 1990 AD, (11/293)
24. Allama Alusi, Mahmood bin Abdullah, Rooh al-Ma'ani, Dar al-Kutub Al-Elamiya - Beirut, 1415 AH, (6/105)
25. Surah al-An'am 6:141

26. Abu al-Hajjaj, Mujahid bin Jabr, Tafseer Mujahid, Dar al-Fikr al-Islami al-Hadith, Egypt, 1410 AH, (p. 329)
27. Imam Tabari, Abu Jafar, Muhammad bin Jarir, Tafseer al-Tabari, Dar Hijr, Cairo. Egypt, 1422 AH, (12/158)
28. Tafsir al-Tabari = Jami al-Bayan al-Shakir (12/162)
29. Tafsir al-Tabari = Jami al-Bayan al-Shakir (12/168)
30. Tafsir al-Tabari = Jami al-Bayan al-Shakir (12/170)
31. Ibn Abi Hatim, Abd al-Rahman Ibn Muhammad, Tafseer Ibn Abi Hatim, Nizar Mustafa Al-Baz Library - Al-Malmak al-Arabiya Saudi Arabia, 1419 AH, (5/1397)
32. Imam al-Thalabi, Abu Ishaq, Ahmad bin Ibrahim, Tafsir al-Thalabi, Dar al-Tafsir, Jeddah - Al-Malkammad al-Arabiya Saudi Arabia, 1436 AH, (4/198)
33. Surat al-Tawbah 9:33
34. Tafsir Ibn Attiyah = Al-Muhrrar al-Awjiz fi Tafsir al-Kitab al-Aziz (3/26)
35. Tafsir al-Razi = Keys of Al-Ghaib or Al-Tafsir al-Kabir (16/32)
36. Al-Bahr al-Occin in al-Tafsir (5/ 406)
37. Surat al-Tawbah 9:33
38. Tafsir Ibn Kathir al-Salamah (7/418)
39. Tafsir al-Alusi = Ruh al-Ma'ani (1/444)
40. Tafsir al-Tabari = Jami al-Bayan al-Shakir (22/413)
41. Surah Al-Israa 17:81
42. Tafsir al-Tabari = Jami al-Bayan al-Shakir (17/537)
43. Tafsir of Ibn Attiyah (3/ 480)
44. Tafsir al-Razi = Al-Mafiyat al-Ghayb or al-Tafsir al-Kabir (21/389)
45. Surah al-Hajj 22:62
46. Surah al-Hajj 22:62
47. Tafsir al-Qurtubi (12/14)
48. Surah Al-Baqarah 2:119
49. Al-Bahr al-Mu'aqin fi al-Tafsir (1/ 588)
50. Tafsir al-Manar (1/364)
51. Surah Al-Israa 17:26
52. Tafsir al-Alusi = Ruh al-Ma'ani (11/44)
53. Tafsir Ibn Abi Hatim (7/ 2325)
54. Sahih al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Dar Tuq al-Najat, 1422 AH, (3/38), Hadith: 1968
55. Allama Ibn Uthaymeen, Muhammad Ibn Saleh, Sharh Riyad al-Salihin, Dar Al-Watan for publication, Riyadh, 1426 AH, (2/233)
56. Sahih Muslim, Muslim Ibn Al-Hajjaj, Al-Nisaburi, Dar Ihya Al-Trath al-Arabi – Beirut, vol. 1, p. 532, Hadith: 769.
57. Allama Aini, Badr al-Din, Mahmoud bin Ahmad, Umda al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Widar al-Fikr) - Beirut. S.N, (7/166)
58. Umada al-Qari Sahih al-Bukhari (7/166)
59. Sahih al-Bukhari, (7/170), hadith: 5967
60. Sahih Al-Bukhari, (3/39), Hadith: 1974
61. Muhammad Amin Shafi'i, al-Kukob al-Wahaj Sharh Sahih Muslim bin al-Hajjaj, Dar Tuq al-Najat, 1430 AH, (13/149).
62. Sahih Al-Bukhari, (2/71), Hadith: 1240
63. Umada al-Qari Sahih al-Bukhari (1/279)